Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون ۴۲۹
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم منگل
The Daily ALFAZL RABWAH
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
قیمت ۲۵ پیسے
جلد ۶۴/۲۹ | ۹ ربیع الثانی ۱۳۹۵ھ ۲۲ شہادت ۱۳۵۴ ہش ۲۲ اپریل ۱۹۷۵ء | نمبر ۸۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

احباب حضور کی صحتِ کاملہ وعاجلہ کے لئے درد والحاح سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۲۲ شہادت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ :-
کل بخار تو خدا تعالیٰ کے فضل سے نہیں ہوا لیکن گردوں میں انفیکشن ابھی تک ہے۔ شوگر بھی زیادہ ہے۔
احباب جماعت خاص توجہ اور درد والحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور حضور کی صحت اور عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین۔

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۲ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت چکر کی وجہ سے ناساز ہے۔ محترم نواب محمد احمد خان صاحب کی طبیعت بھی تاحال علیل ہے۔
احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا اور محترم نواب محمد احمد خان صاحب کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

ربوہ ۲۲ شہادت حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی مطلع فرماتی ہیں کہ مکرم صاحبزادہ مرزا شمیم احمد صاحب کی صحت کے متعلق کراچی سے کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔
جیسا کہ احباب کو علم ہے صاحبزادہ صاحب موصوف ان دنوں دل کے عارضہ سے بیمار ہیں احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

نہایت ضروری اعلان

تمام ایسے احمدی طلباء وطالبات جنہوں نے ملک کے کسی تعلیمی ادارہ بالخصوص میڈیکل کالج میں داخلہ کی درخواست دی ہو اور باوجود OPEN MERIT میں استحقاق یا کسی اور استحقاق کے انہیں داخلہ نہ دیا گیا ہو وہ نظارت تعلیم سے اپنے تمام کوائف کے ساتھ فوری رابطہ قائم کریں۔
اوّل تو مرکز میں آکر خود ناظر تعلیم سے ملیں بصورتِ دیگر اپنے مفصّل کوائف۔ نام۔ ولدیت۔ پتہ۔ تعلیمی ڈگری یا ڈپلومہ حاصل کردہ مارکس۔ استحقاق کی تفصیل۔ کس ادارہ میں داخلہ نہیں ملا وغیرہ۔ تمام کوائف نظارت کو ارسال فرمائیں۔

(ناظر تعلیم)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ اُن لوگوں کی ہی مدد کرتا ہے جو آپ اپنی مدد کرتے ہیں

جو کسل اور سستی سے کام لیتے ہیں وہ آخرکار ہلاک ہو جاتے ہیں

”یہ ایک واقعی اور یقینی بات ہے کہ خدا تعالیٰ اُن لوگوں کی مدد کرتا ہے جو آپ اپنی مدد کرتے ہیں لیکن جو کسل اور سستی سے کام کرتے ہیں وہ آخرکار ہلاک ہو جاتے ہیں۔
انسان پر جیسے ایک طرف نقص فی الخلق کا زمانہ آتا ہے جیسے بڑھاپا کہتے ہیں اُس وقت آنکھیں اپنا کام چھوڑ دیتی ہیں اور کان شنوا نہیں ہو سکتے غرض کہ ہر ایک عضوِ بدن اپنے کام سے عاری اور معطّل کے قریب ہو جاتا ہے اسی طرح سے یاد رکھو کہ پیرانہ سالی دو قسم کی ہوتی ہے طبعی اور غیر طبعی۔ طبعی تو وہ ہے جیسا کہ اُوپر ذکر ہوا غیر طبعی وہ ہے کہ کوئی اپنی امراضِ لاحقہ کا فکر نہ کرے تو وہ انسان کو کمزور کر کے قبل از وقت پیرانہ سال بنا دیں جیسے نظامِ جسمانی میں یہ طریق ہے ایسا ہی اندرونی اور رُوحانی نظام میں ہوتا ہے۔ اگر کوئی اپنے اخلاقِ فاسدہ کو اخلاقِ فاضلہ اور خصائلِ حسنہ سے تبدیل کرنے کی کوشش نہیں کرتا تو اس کی اخلاقی حالت بالکل گر جاتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اور قرآن کریم کی تعلیم سے یہ امر بداہت ثابت ہو چکا ہے کہ ہر ایک مرض کی دوا ہے لیکن اگر کسل اور سستی انسان پر غالب آ جاوے تو بجز ہلاکت کے اور کیا چارہ ہے۔ اگر ایسی بے نیازی سے زندگی بسر کرے جیسی کہ ایک بوڑھا کرتا ہے تو کیونکر بچاؤ ہو سکتا ہے۔
جبتک انسان مجاہدہ نہ کریگا دعا سے کام نہ لیگا وہ غمرہ جو دل پر پڑ جاتا ہے دُور نہیں ہو سکتا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ یعنی خدا تعالیٰ ہر ایک قسم کی آفت اور بلا کو جو قوم پر آتی ہے دُور نہیں کرتا جبتک خود قوم اسکو دُور کرنے کی کوشش نہ کرے ہمت نہ کرے شجاعت سے کام نہ لے تو کیونکر تبدیلی ہو یہ اللہ تعالیٰ کی ایک لاتبدیل سُنّت ہے جیسے فرمایا وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّۃِ اللّٰہِ تَبْدِیْلًا۔“ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۴۳)

پبلشر مسعود احمد پرنٹر سید عبدالحی۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت :- دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۲ شہادت ۱۳۵۴ھ
۲۲ اپریل ۱۹۷۵ء

"ایک انتہائی کربناک اور تشویش انگیز حقیقت"

جناب ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے پچھلے دنوں جماعت اسلامی کراچی کے زیر اہتمام منعقدہ ایک سیرۃ کانفرنس کے نام پیغام ارسال کیا تھا اس میں انہوں نے ایمان کے مطابق عمل کو لازمۂ ایمان قرار دیتے ہوئے کہا:-

"جو مسلمان بھی رسالتِ محمدیہ پر ایمان لایا ہے اور عشقِ رسولؐ کا دم بھرتا ہے یہ حقیقت اس کے قلب و نظر سے کبھی اوجھل نہیں ہونی چاہیئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں محض زبانی خراجِ عقیدت پیش کر دینا کافی نہیں ہے بلکہ اپنے عمل سے مکمل خراجِ اطاعت پیش کیا جانا بھی لازمۂ ایمان ہے۔"

(نوائے وقت ۸ اپریل ۱۹۷۵ء صفحہ اوّل)

مودودی صاحب نے جو بات کہی ہے وہ ہے تو سولہ آنے درست لیکن اس کا کیا علاج کہ آج بالعموم عشقِ رسولؐ کا دم بھرنے والوں کے قلب و نظر سے یہ حقیقت ہی سب سے زیادہ اوجھل ہے۔ اکثر لوگ اپنے عمل سے مکمل خراجِ اطاعت پیش کرنے کو لازمۂ ایمان سمجھنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اگر اپنے عمل سے مکمل خراجِ اطاعت پیش کرنے والے اکثریت میں ہوتے تو آج بے راہ روی اور معصیت نوازی کے نتیجہ میں وہ دردانگیز صورتِ حال پیدا نہ ہوتی جس پر مدیر محترم ماہنامہ "البلاغ" نے بجا طور پر بکمال فکرمندی اور جانسوزی و جاں سپاری کا اظہار نہیں کیا ہے۔ یہ ایسی افسوسناک صورتِ حال ہے کہ جس کے تصور سے ہی سر شرم سے جھک جاتا ہے اور دل خون کے آنسو روتا ہے۔ بداخلاقی اور بے حیائی جس سرعت کے ساتھ معاشرہ میں پھیل رہی ہے اور جس طرح اس نے ہر طبقہ کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے اسے ایک کرب انگیز حقیقت قرار دیتے ہوئے جناب مدیر "البلاغ" اپریل ۱۹۷۵ء کے ادارتی مقالہ میں رقمطراز ہیں:-

"یہ حقیقت انتہائی کرب انگیز اور تشویشناک ہے کہ اب دوسری سینکڑوں بدعنوانیوں کے ساتھ اس معاملہ میں (یعنی بداخلاقی اور بےحیائی کے معاملہ) میں بھی ہمارے معاشرے کا مزاج نہایت تیز رفتاری سے بدل رہا ہے، اور مغربی معاشرے کی وہ تمام لعنتیں جنہوں نے مغرب کو اخلاقی تباہی کے آخری سرے پر پہنچا دیا ہے رفتہ رفتہ ہمارے درمیان بھی تباہ کن رفتار سے سرایت کر رہی ہیں، یہاں تک کہ وہ خاندان جو عفت و عصمت، شرافت و متانت اور شرم و حیاء کے اعتبار سے مثالی سمجھے جاتے تھے، اب ان میں بھی بے پردگی، آوارگی، بے حیائی اور جنس پرستی کا عفریت اپنی پوری فتنہ سامانیوں اور تباہ کاریوں کے ساتھ گھس آیا ہے۔ اس تشویشناک بے راہ روی کے اسباب اتنے متنوع اور مختلف ہیں کہ محض کوئی ایک اقدام اس کے انسداد کے لئے کافی نہیں ہوگا۔"

(ماہنامہ "البلاغ" کراچی بابت اپریل ۱۹۷۵ء صفحہ ۶)

اس انتہائی کرب انگیز اور تشویشناک حقیقت کا ذکر کرنے کے بعد مدیر محترم "البلاغ" نے فحاشی کے فتنہ کو ہوا دینے والے سات عوامل کا کسی قدر تفصیل سے ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ سینما گھروں میں شرافت و متانت کو ذبح کرنے والی حیاء سوز فلموں کی نمائش، ٹیلی وژن کی وساطت سے فحاشی و بے حیائی کی گھروں کے اندر تک رسائی، اخبارات میں جنسی بہیمیت اور درندگی کا جہنم دہکانے والے فلمی اشتہارات کی اشاعت، بعض رسائل و جرائد میں فحش افسانوں اور بے حیائی کے آئینہ دار مضامین کی بھرمار، اخبارات میں شائع ہونے والے عام اشتہاروں میں بھی عورتوں کے مختلف اعضاء کی نمائش کے خاص اہتمام، بازاروں میں عریاں تصاویر کے البموں کی کھلے عام فروخت، اور قانونی بندش کے باوجود بعض سینما گھروں میں انتہائی فحش بلو فلمیں دکھانے کے خفیہ کاروبار نے شرم و حیاء اور شرافت و متانت کا جنازہ نکالنے میں قیامت ڈھائی ہوئی ہے۔ اور بے حیائی کا سیلاب ہے کہ امڈا چلا آرہا ہے۔

اس انتہائی کربناک حقیقت کے ایک اور انتہائی گھناؤنے پہلو کا ذکر کرتے ہوئے جناب مدیر "البلاغ" نے مزید لکھا ہے:-

"پھر یہ ساری رام کہانی تو ان فحاشیوں کی ہے جو متوسط اور کم آمدنی والے طبقوں میں پھیلی ہوئی ہیں۔ ان سے آگے بڑھ کر دولتمند طبقوں اور نام نہاد "اونچی سوسائیٹیوں" میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کا تصور بھی لرزہ خیز ہے۔ "ماڈل گرلز" اور "سنگر گرلز" کے ذریعہ عصمت فروشی تہذیب کا جزو بن گئی ہے۔ پستی و ذلّت اور کمینگی کی انتہا ہے کہ ان "اونچے حلقوں" میں "تبادلۂ ازواج" کے باقاعدہ کلب قائم ہیں جن میں دیوثی کو ایک فن بنا لیا گیا ہے۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔"

(ماہنامہ "البلاغ" کراچی بابت اپریل ۱۹۷۵ء صفحہ ۸، ۹)

الغرض بقول جناب مدیر "البلاغ" کیا عوام اور کیا خواص، کیا کم آمدنی والے متوسط طبقے کے لوگ اور کیا دولت و ثروت میں کھیلنے والے سب فحاشی اور حیا سوزی کے ایک ہی رنگ میں رنگین ہیں یعنی صبغۃ اللہ کیلئے سرے سے کوئی گنجائش ہی نہیں ہے۔

اس میں شک نہیں جناب مدیر "البلاغ" نے ایک انتہائی کربناک اور تشویش انگیز حقیقت پر روشنی ڈالی ہے لیکن انہوں نے اپنے اس ادارتی مقالہ میں ایک اور افسوسناک امر کا بھی ذکر کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہمہ گیر فساد و بگاڑ کے باوجود اصلاحِ احوال کی سکت بھی ناپید ہوتی جا رہی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں یہ امر خود فساد و بگاڑ سے بھی زیادہ کربناک اور تشویش انگیز ہے۔ چنانچہ اس مایوس کن صورتِ حال کا ذکر کرتے ہوئے وہ رقمطراز ہیں:-

"یہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے؟ اس کی ذمہ داری کس پر ہے؟ اس سیلاب کو روکنے کی عملی صورت کیا ہے؟ ان تمام سوالات کے آگے ہماری عقل، فکر، فہم و فراست، قوتِ عمل اور نیکی و تقویٰ کے تمام جذبات نے سپر ڈال رکھی ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ اس صورتِ حال پر تبصرہ کرتے ہوئے صرف سینما، ٹی وی، ریڈیو، نشر و اشاعت کے ذرائع اور حکومت کی بے حسی کا شکوہ کرنے سے بات نہیں بنتی۔ یہ سب چیزیں بلاشبہ اس تباہی کی ذمہ دار ہیں لیکن ہمیں یہ بات کبھی فراموش نہیں کرنی چاہیئے کہ اسکی بہت بڑی ذمہ داری خود ہم پر عائد ہوتی ہے۔ اگر ہم خود اپنے قول و عمل سے اس فحاشی و عریانی کے خلاف ایک عام مدافعانہ شعور پیدا کر سکتے تو ممکن نہیں تھا کہ مذکورہ بالا ادارے جسارت اور ڈھٹائی کی اس حد پر اُتر آئیں۔ . . . . لیکن ہمارا حال یہ ہے کہ . . . . جب نشر و اشاعت کے یہ ادارے ہمارے نوجوانوں میں جنس پرستی کا کوڑھ پھیلاتے ہیں تو ہمارے کانوں پر جوں نہیں رینگتی۔ جب کوئی مال و زر کا پجاری نوجوانوں کو لوٹنے کے لئے کھلے چوراہوں پر عریاں تصویریں نصب کرتا ہے تو کوئی ہاتھ اسے روکنے کے لئے نہیں اٹھتا۔ جب کوئی جنسی مریض ٹی وی کے عریاں پروگراموں کے ذریعہ ہمارے ایمان و اخلاق پر ڈاکے ڈالتا ہے تو کوئی زبان اُس پر احتجاج کے لئے نہیں کھلتی۔ اور جب اخبارات کے فلمی اشتہار ہمارے بچوں کو ڈھور ڈنگر بننے کا سبق دیتے ہیں تو ہمارے سینوں میں اشتعال کی کوئی لہر پیدا نہیں ہوتی۔

آج تو ایسے لوگ موجود ہیں جو کم از کم دل ہی دل میں اس صورتِ حال سے نفرت کرتے ہیں لیکن اگر ہماری بے حسی کا یہی عالم رہا تو ڈریئے اُس دن سے جب کوئی بھلا مانس ان بدعنوانیوں کو چیخ چیخ کر بھی بُرا کہے گا تو غلاظتوں کے ڈھیر میں پروان چڑھی ہوئی قوم اسے دیوانہ قرار دے گی۔"

(البلاغ بابت اپریل ۱۹۷۵ء صفحہ ۸، ۹)

ایسی کربناک اور انتہائی تشویشناک صورتِ حال کیوں اور کب پیدا ہوتی ہے؟ یہ کس انجام پر منتج ہوئے بغیر نہیں رہتی؟ اُس انجام سے بچنے کا طریق کیا ہے؟ اللہ تعالےٰ نے ان سب امور پر قرآن مجید میں گزشتہ نافرمان اقوام اور ان کی طرف مبعوث ہونے والے ماموریں کے حالات بیان کرتے ہوئے تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور اس طرح بعد میں آنے والوں کی رہنمائی فرمائی ہے ؎

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں کی طبّی خدمات

مکرم حکیم نذیر احمد صاحب ساجد پرنسپل طبیہ کالج ربوہ

یہ مقالہ مجلس ارشاد مرکزیہ کے جلاس ۱۶ دسمبر ۱۹۷۲ء میں مسجد مبارک میں پڑھا گیا

"مسلمانوں کی طبی خدمات" بیان کرنے سے پیشتر یہ ضروری ہے کہ اسلام کے ظہور سے قبل کے طبی حالات کسی قدر اختصار سے بیان کر دئیے جائیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ طب کی ابتداء اسلام کے ظہور سے بہت پہلے ہو چکی تھی اور بہت سے نامور طبیب بقراط (۴۶۰ سنہ ۔ ۳۶۷ سنہ قبل مسیح) افلاطون ارسطو (۳۸۴ سنہ ۔ ۳۲۲ سنہ ق م) جالینوس (۱۲۰ سنہ تا ۲۱۰ سنہ) گذر چکے تھے اور انہوں نے علاج کے فرسودہ طریق کو خیرباد کہہ کر اپنے طریق علاج کی بنیاد باقاعدہ تشخیص و تحقیق پر رکھی اور انہوں نے مختلف امراض کی علامات و اسباب پر غور کر کے ایک سائنسی معالجہ کی ابتداء کی۔

رومی حکومت کے دور میں طب اپنے عروج پر تھی لیکن اس دور حکومت میں طب نے کوئی قابل قدر ترقی نہیں کی۔ یہ درست ہے کہ اس عہد حکومت میں بھی بعض اچھے طبیب پیدا ہوئے لیکن رومی حکومت کے دور عروج میں ہی طب یونانی کا زوال شروع ہو گیا تھا پھر جوں جوں رومی اقتدار پر تنزل آتا گیا، طب کے عروج کا آفتاب بھی ڈھلنا شروع ہو گیا۔

پہلی صدی عیسوی میں سلطنت روما میں عیسائیت کے اثر و نفوذ کی ابتداء ہوئی اور تیسری صدی عیسوی کے آخر تک عیسائی جو پہلے اقلیت میں تھے رومی حکومت کی طرف سے اُن پر ظلم و ستم روا رکھا جاتا تھا اکثریت میں آ گئے یہاں تک کہ ۳۷۶ سنہ میں رومن سلطنت کا سرکاری مذہب عیسائیت قرار پایا اور رومن سلطنت کی بالادستی اہل یورپ پر ختم ہو گئی۔ اب یورپ کا سرکاری مذہب رومن کیتھولک تھا۔

رومن کیتھولک مذہب کا محور پوپ کی ذات تھی جو ساری دنیا کا روحانی پیشوا تھا اور اس کا صدر مقام روم تھا۔ جہاں سے وہ اپنے پادریوں کے ذریعہ عیسائیوں کے دلوں پر حکومت کرتا تھا۔ گو اس نظام کے بہت ہی فائدے تھے لیکن انجیل کی محدود اور نامکمل تعلیم کے سبب ایک نقصان یہ ہوا کہ عوام کی قوت فکر محدود ہو کر رہ گئی اور پادریوں نے لوگوں کے دلوں میں یہ بات راسخ کر دی کہ ہر قسم کے دینی اور دنیوی علوم کا سرچشمہ انجیل ہے اور اس سے باہر جو کچھ ہے وہ سراسر باطل ہے۔ اس خیال کے تحت یونانی فلاسفروں کی کتب کو پڑھنا ممنوع قرار پایا۔ یونانی علوم کے تمام اسکول بند ہو گئے اور عظیم قیمتی کتب کا سرمایہ نذر آتش کر دیا گیا۔ مورخین کے نزدیک یہ دور تاریکی کا دور کہلاتا ہے کیونکہ اس دور میں جہالت کی تاریکی چھائی رہی اور پانچویں تا چھٹی صدی تک یہ جہالت گھٹا ٹوپ اندھیرے کی صورت اختیار کر گئی۔ اس دور میں کوئی فلسفہ نہ تھا سائنس نہ تھی اور طب، جسے بقراط اور جالینوس نے تجربے اور مشاہدے کی بنیادوں پر استوار کیا تھا ختم ہو کر رہ گئی۔

البتہ اس فن کے آثار صرف اسکندریہ انطاکیہ اور جندی شاہ پور میں چراغ سحری کی طرح ٹمٹماتے ہوئے دیکھے جا سکتے تھے (تاریخ ترقیات طب ص۴۸)

اس زمانے میں جب دنیا جہالت کی تاریکی میں غرق تھی سرزمین عرب میں ایک روشنی نمودار ہوئی۔ یہ اسلام کی ضیاء تھی یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور اور دین حق کا نور تھا جس نے چند ہی سالوں میں عرب کے خانہ بدوش بدوؤں کی حالت بدل کر انہیں باخدا انسان بنا دیا۔ قیصر و کسریٰ کی حکومتوں کی کنجیاں اُن کے ہاتھوں تھما دیں اسی پر بس نہیں بلکہ علم و حکمت کی فضیلت اور اس کی طلب کی کوشش کے لئے ایک تڑپ پیدا کر دی۔ تاریخ گواہ ہے اور دنیا کی کسی قوم میں اس قسم کے انقلاب کی مثال پیش نہیں کی جا سکتی۔ چنانچہ (ایچ۔ جی) ویلز لکھتا ہے۔

"وہ تخم جو ارسطو نے بویا تھا
اور جو کئی صدیوں سے اسکندریہ
کے عجائب خانے میں طاق نسیاں
پر پڑا سڑ رہا تھا۔ اب پھر
اس میں زندگی کے برگ و بار
پھوٹے"

(تاریخ ترقیات طب ص۴۹)

اس مختصر سی تمہید کے بعد اپنے اصل مضمون کی طرف آتا ہوں۔ سب سے پہلے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی نظر میں علم طب کی اہمیت" کو بیان کیا جاتا ہے۔ اس کی ضرورت اس لئے بھی پیش آئی کہ جب میں اپنے مضمون کی تیاری کے سلسلہ میں نوٹس لے رہا تھا تو پروفیسر براؤن کے یہ خیالات ان کی کتاب عربین میڈیسن میں پڑھ کر انتہائی تعجب ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کوئی خاص قابل ذکر بات نہیں بیان فرمائی حالانکہ قرآن و حدیث میں علم طب اور حفظ صحت کے بے شمار احکام ملتے ہیں جو طب کی جان ہیں اور اگر ادنیٰ سے غور و فکر کے ساتھ ان طبی احکام اور مسائل کا مطالعہ کیا جائے تو طب کا ایک نہایت شاندار اور گرانقدر ذخیرہ ملتا ہے اور یہ مسائل ایسے بنیادی اور ٹھوس ہیں کہ آج تک اُن کو جھٹلایا نہیں جا سکا بلکہ دن بدن ان احکامات کی افادیت اور حکمت ظاہر ہوتی جا رہی ہے اور اسی موضوع پر ایک جامع مقالہ لکھا جا سکتا ہے لیکن سردست چند ایک امور کو ہی بیان کیا جاتا ہے۔

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ

اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ، عِلْمُ الْاَدْیَانِ وَعِلْمُ الْاَبْدَانِ

یعنی درحقیقت علم دو ہی ہیں
ایک علم دین اور دوسرا علم بدن

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بعد اگر کوئی یہ سمجھے کہ آپ کو طب کی اہمیت، اُس کی ترقی اور افادیت کا علم نہیں تھا تو یہ سراسر ظلم اور جہالت پر مبنی الزام ہے۔

۲۔ پھر آپ نے فرمایا لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ کہ (اگر تم تلاش اور جستجو کرو تو) ہر مرض کی دوا ہے۔

۳۔ پھر کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبَاتِ کا ارشاد فرما کر اچھی غذاؤں کے استعمال کا حکم دیا۔

۴۔ اسی طرح اسلام کے ایک بنیادی طبی اصول کو دیکھئے قرآن کریم میں ارشاد ہے وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ۔ کہ ہم نے پانی سے ہر ایک چیز کو زندہ کیا۔ یہ آج سے چودہ سو سال قبل اسلام کی پیشکردہ تھیوری ہے کہ زندگی کی بقا کیلئے پانی آب حیات کی حیثیت رکھتا ہے موجودہ دور کی تحقیق نے چودہ سو سال بعد اس کی تصدیق کی۔ آئیے ذرا اس کے متعلق موجودہ دور کی ریسرچ اور تحقیق پر ایک نظر ڈالیں ڈاکٹر آر۔ اینڈریس اپنی کتاب ماڈرن ویز ٹو ہیلتھ میں ایسے لکھتے ہیں

"OUR TWO THIRD OF HUMAN BODY IS COMPOSED OF WATER SOME FORM OR OTHER, THIS MEANS THAT A PERSON WEIGHING 150 POUNDS HAS MORE THAN ONE HUNDRED POUNDS OF WATER. EVEN THE BONES ARE ONE-THIRD WATER. WITHOUT SUFFICIENT WATAR THE BLOOD CAN NOT CIRCULATE PROPERLY, NOR CAN THE DIGESTIVE ORGANS WORK AS THEY SHOULD."

یعنی ہمارے جسم کا دو تہائی حصہ پانی پر مشتمل ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی شخص کا وزن ۱۵۰ پونڈ ہے تو اس میں ۱۰۰ پونڈ سے بھی زیادہ پانی ہوگا حتیٰ کہ ہڈیوں کا تیسرا حصہ بھی پانی پر مشتمل ہے اور پانی کی وافر مقدار کے بغیر نہ تو دوران خون جاری رہ سکتا ہے اور نہ ہی نظام ہضم اپنا فعل بخوبی انجام دے سکتا ہے۔

پھر آگے چل کر یہی ڈاکٹر غذا کے متعلق ہدایت دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"IN ADDITION TO THESE BASIC SEVEN FOOD GROUPS ONE SHOULD ENGLUDE ATLEAST SIX TO EIGHT GLASSES OF WATER EACH DAY. WATER IS NECESSARY FOR REMOVING WASTES FROM THE BODY"

(MODERN WAYS TO HEALTH PAGE 198)

یعنی خوراک کے ان سات بنیادی اجزاء کے علاوہ ہر شخص کو روزانہ کم از کم ۶ تا ۸ گلاس پانی روزانہ استعمال کرنا چاہیئے۔ یہ جسم کے فضلات کے اخراج کے لئے نہایت ضروری ہے جوں جوں علم طب ترقی کر رہا ہے پانی کی جسم انسانی میں اہمیت واضح ہوتی جا رہی ہے اور مختلف امراض میں اس کا استعمال بطور علاج کیا جانے لگا ہے۔

ڈاکٹر لوئی کوہنی نے اپنی کتاب "نیا علم شفا بخشی" میں سارا زور اس امر پہ دیا ہے

کہ جسم کے تمام امراض کا علاج پانی میں ہے اس کتاب میں اُس نے مختلف امراض کے طریق علاج بیان کئے ہیں۔

اسی طرح ڈاکٹر ایچ لنڈلمر نے اپنی کتاب نیچر کیور (NATURE CURES) میں علاج بالماء (HYDROTHERAPY) پر پورا ایک باب باندھا ہے جس کی تفصیل قلتِ وقت کے باعث بیان نہیں کی جاسکتی۔

آئیے طبی نقطہ نگاہ سے اسلام کے ایک اور حکم یعنی نظافت نظر ڈالیں۔ اسلام نے حفظِ صحت کے لئے صفائی اور طہارت کو اسقدر اہمیت دی ہے کہ اس کی مثال اور کسی مذہب میں نہیں پائی جاتی یہاں تک کہ ہر مذہبی اجتماع کے موقعہ پر غسل اور وضو کے ضروری احکامات دیئے گئے۔

اسلام کے ظہور سے قبل کی کوئی طبی کتاب پڑھ جائیے آپ کو صفائی اور طہارت کے اصول نظر نہیں آئیں گے لیکن اب چودہ سو سال بعد کوئی جدید طبی کتاب اُٹھا کر دیکھئے سب سے پہلا باب تطہیر اور صفائی کا ہی ہے گا۔ خصوصاً سرجری میں تو کوئی اپریشن ہو ہی نہیں سکتا۔ جب تک تطہیر کی ضروری احتیاطیں اختیار نہ کر لی جائیں

اسلام کی یہ بنیادی تعلیم ہے کہ دن میں پانچ مرتبہ وضو کیا جائے اور اپنے ہاتھ منہ اور دوسرے اعضاء کو دھویا جائے اور یہی ایک حکم بے شمار جراثیم اور سینکڑوں چھوت والی امراض سے بچاؤ کا ایک سنہری طبی اصول ہے۔

اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد بسیار خوری کے متعلق ہے آپ نے فرمایا۔

"آدمی نے پیٹ سے زیادہ
برتن کبھی پُر نہیں کیا۔ ابنِ آدم
کو چند لقمے کافی ہیں۔ جن
سے اُن کی کمر سیدھی رہے اگر
ضروری کھانا ہو تو پھر تیسرا
حصہ کھانا کھانا چاہیئے۔"

(زاد المعاد حصہ سوم ص۲)

اب اگر اسی ایک فرمانِ رسول کو طبی نقطہ نگاہ سے بیان کرنا شروع کیا جائے تو پوری ایک کتاب لکھی جاسکتی ہے سو میں امریکہ کے ایک طبی سروے کی رپورٹ ہی بیان کرنے پر اکتفا کرتا ہوں

ڈاکٹر ہیرلڈ شریاک ایم ڈی اپنی کتاب (YOU AND YOUR HEALTH) کے صفحہ ۸۰ پر لکھتے ہیں:۔

"ABOUT 15 MILLIONS AMERICANS ARE KNOWN TO HAVE HEART DISEASE AND IT IS ESTIMATED THAT ANOTHER 13 MILLIONS HAVE IT WITHOUT KNOWING IT. ANOTHER WAY OF SAYING THIS IS THAT OUT OF EVERY EIGHT ADULTS IN

--- ---

--- ---

THE UNITED STATES ABOUT ONE IS KNOWN TO HAVE HEART DISEASE AND A SECOND ONE PRIBABLY HAS IT."

کہ تقریباً ڈیڑھ کروڑ امریکن ایسے ہیں جن کے متعلق علم ہے کہ ان کو دل کا عارضہ ہے اور مزید ایک کروڑ تیس لاکھ ایسے ہیں جن کے متعلق اندازہ ہے کہ ان کو بھی دل کا عارضہ ہوگا۔ دوسرے لفظوں میں آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ یونائیٹڈ سٹیٹس کے ہر آٹھویں بالغ فرد میں سے ایک ایسا ہے کہ جس کے متعلق علم ہے کہ وہ دل کے عارضہ میں مبتلا ہے اور ہر دوسرا شخص ایسا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ وہ بھی اس عارضہ میں مبتلا ہو۔"

ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ اس کا سبب بسیار خوری ہے۔

امریکہ میں بسیار خوری کا یہ عالم ہے کہ ایک فرد روزانہ سیروں کے حساب سے گھی اور چکنی غذائیں استعمال کرتا ہے۔ اس کے بالمقابل کم خور اور متوازن غذا استعمال کرنے والی اقوام (خاص طور پر چینی اور جاپانی) بہت ہی کم امراض قلب میں مبتلا ہوتی ہیں۔ یونائیٹڈ سٹیٹس میں امراض قلب طاعون کی طرح وبائی ہوتے ہیں اس کے اصل سبب "بسیار خوری" پر کسی نے سوچنے کی زحمت گوارا نہیں کی اور سرجنوں کے بے رحم نشتر بے دریغ دلوں کی تبدیلی میں مصروف ہیں۔ آخر وہ کس طرح کتنے دل تبدیل کر سکتے ہیں؟ کاش انہوں نے حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فرمان پر عمل کیا ہوتا تو اس کثرت سے کبھی بیمار نہ ہوتے کہ

"ابنِ آدم کو چند لقمے کافی
ہیں۔ جن سے اس کی کمر سیدھی
رہے۔"

قرآن و حدیث کا ہر ایک حکم اپنے اندر صحتِ انسانی کے لئے انتہائی اہمیت رکھتا ہے۔ مثلاً قرآن کریم نے شراب خون اور خنزیر کو حرام قرار دیا ہے کیونکہ یہ سب چیزیں صحت کے لئے مضر ہیں۔

اسلام روزے فرض کئے گئے ہیں جو کہ طبی لحاظ سے صحت کے لئے انتہائی مفید ہیں۔ اسی قسم کے سینکڑوں احکامات ملیں گے اگر ان کو یکجا کیا جائے اور ان پر غور کیا جائے تو موجودہ سائنس کے اصولوں کے عین مطابق پائیں گے۔

پروفیسر براؤن نے مزید لکھا ہے کہ کتبِ احادیث پر طبی لحاظ سے غور کرنے سے اکثر ابواب میں عیادت بیمار کی حوصلہ افزائی اور نظر بد سے محفوظ رہنے کے لئے دعا اول کے طریق لکھے گئے ہیں۔ گویا دُعا اُن کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ حالانکہ دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشتِ خاک کو کیمیا کر دیتی ہے بلکہ یہ ایک اکسیر اعظم ہے۔ جس کی تاثیر آب و آتش سے بھی بڑھ کر ہے یہی وجہ ہے کہ خدا تعالےٰ کے انبیاء نے جسمانی اور روحانی علاج کے لئے اس نسخہ کو استعمال کیا

ممکن ہے کہ جس وقت پروفیسر براؤن نے ہربیین میڈیسن پر لیکچر دئے ہوں اُس وقت مغربی اطباء دعا سے علاج کے قائل نہ ہوں۔ لیکن اب ایسا نہیں ہے۔ اب مغربی اطباء بھی اس بات کو تسلیم کرنے لگے ہیں کہ ایسے لاعلاج مریض جن کا ڈاکٹروں کے پاس کوئی علاج نہیں ہوتا دُعا کی برکت سے شفایاب ہو جاتے ہیں۔ ڈاکٹر ابہہ سن نے کتاب MODERN WAYS TO HEALTH میں دعا کی قوتِ شفا پر پورا ایک باب باندھا ہے اور اس میں اُس نے اس بات کا اقرار کیا ہے کہ بعض اوقات جب مادی علاج کے باوجود بھی ایک مریض تندرست نہیں ہوتا اور ڈاکٹر اسے لاعلاج قرار دے دیتے ہیں تو پھر ایک غیبی طاقت سے اُسے شفا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔

"IN THIS AGE OF SCIENTIFIC MARVELS IT MAY SEEM STRANGE FOR DOCTORS TO TALK ABOUT THE HEALING POWER OF PRAYER. SCIENTISTS ARE ALWAYS AKEPTICAL OF ANY THING THEY CANNOT WEIGH, MEASURE, OR DISECT. YET EVERY EXPERIENCED PHYSICIAN IS WELL AWARE THAT SOME PATIENTS RECOVER FROM SERIOUS ILLNESS WHEN HUMANLY SPEAKING, THERE SEEMED ABSOLUTELY NO HOPE. WHAT IS THE REASON. WHY SUCH PATIENTS RECOVER? CERTAINLY NOT BECAUSE OF ANY THING THE DOCTORS HAVE DONE. MEDICAL SCIENCE CAN GO ONLY SO FAR IN ANY GIVEN CASE. IF SUCH A PATIENT RECOVERS IT IS BECAUSE OF SOME POWER BEYOND THE SCOPE OF MODERN MEDICINES. —

... ... THE HEALING THAT TAKES PLACE IS NOT DUE TO MEDICINES IT IS POWER OF GOD"

(MODERN WAYS TO HEALTH PAGE 850)

ترجمہ: "ممکن ہے کہ کسی ڈاکٹر کو سائنس کے اس حیران کن دور میں دُعا کی قوتِ شفا پر بات کرنا عجیب معلوم ہو۔ سائنسدانوں کو ہمیشہ ہی اُن چیزوں میں شبہ رہا ہے جن کا وہ وزن یا ناپ نہ کر سکتے ہوں ہر ماہر ڈاکٹر جانتا ہے کہ بعض اوقات بعض مریض ایسی خطرناک بیماری سے صحتیاب ہو جاتے ہیں جس سے لوگ عموماً مایوس ہو چکے ہوتے ہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کا سبب کیا ہے؟ کیوں ایسے مریض صحتیاب ہو جاتے ہیں۔ یقیناً اس بنا پر نہیں کہ ڈاکٹروں نے انہیں کچھ دیا ہوتا ہے۔ طبی سائنس صرف کسی معلوم کیس (CASE) کی حد تک جا سکتی ہے۔ اگر ایسا کوئی مریض صحت یاب ہوتا ہے تو وہ اس قوت کی وجہ سے ہے جو کہ موجودہ طب کے احاطہ سے باہر ہے۔۔۔۔ جو شفا رونما ہوتی ہے وہ کسی دوا کی وجہ سے نہیں ہوتی بلکہ یہ خدا تعالیٰ کی قوت ہے (جو اسے شفا دیتی ہے)۔

پھر لکھتے ہیں:۔

"DOCTOR FREELY RECOGNISE THAT REGARDLESS OF ALL OUR MODERN DISCOVERIES THERE IS NO MIRACLEDRUG THAT EVER ACTUALLY HEALS THE HUMAN BODY. MEDICINES MAY HELP BY PREVENTING THE GROWTH OF INVADING GERMS OR PERHAPS STIMULATING SOME ORGANS OF THE BODY INTO GREATER ACTIVITY BUT BEYOND THIS NO MEDICINE EXCEPT FAITH CAN EVER GO.

(MODERN WAYS TO HEALTH PAGE 850)

یعنی ڈاکٹر اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ ان کے تمام نئے انکشافات کے باوجود کوئی ایسی دوا نہیں جو حقیقی طور پر انسانی جسم کو ضرور صحتیاب کرے۔ ممکن ہے یہ ادویہ نئے جراثیم کی پیدائش کو روک سکیں لیکن اس کے علاوہ کوئی دوا سوائے پورے یقین اور بھروسے کے کام نہیں آسکتی"

اسلام کے بنیادی اصولوں میں اسقدر صحت اور طبی حقائق بیان کرنے کے بعد پروفیسر ڈاؤن کے اس بیان کی تردید ہو جاتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحت اور طب کے متعلق خاص باتیں بیان نہیں فرمائیں۔

(باقی)

امراء اضلاع کی خدمت میں اپیل

تحریک جدید کے اکتالیسویں سال کا اعلان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے یکم نومبر ۱۹۷۴ء کو فرمایا۔ اس اعلان پر پانچ ماہ سے زائد عرصہ گزر چکا ہے۔ جن جماعتوں کے وعدے تا حال مرکز میں نہیں پہنچے ان کی فہرستیں ضلعوار مرتب کر کے امراء اضلاع کو مہیا کی جا چکی ہیں۔ ان کے پیش نظر امراء کرام اپنے ضلع کی ہر جماعت سے وعدے لینے اور اپنے امام عالی مقام کے حضور پیش کرنے کا فوری طور پر اہتمام فرمائیں۔

امسال جیسا کہ مجوزہ بجٹ سے ظاہر ہے، پاکستانی جماعتوں کو گزشتہ سال کی نسبت تحریک جدید کی مالی قربانی کو دوچند کرنا از بس ضروری ہے۔ گزشتہ سال قریباً سات لاکھ روپیہ کی توقع تھی جسے مخلصین جماعت بفضل خدا پورا کرنے میں کوشاں ہیں اور اب اشاعت اسلام کا جو بجٹ آئندہ سال کے لئے بنایا گیا ہے اس میں کم از کم چودہ لاکھ روپیہ پاکستانی جماعتوں کے ذمہ ہے۔ امراء کرام سے درد مندانہ اپیل ہے کہ وہ اس ذمہ داری کا اتنا احساس کرا دیں کہ ہر جماعت اس سے عہدہ برآ ہونے کے لئے بھرپور کوشش کرے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

اعلان دار القضاء

مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب معرفت ناصر جنرل سٹور کوٹلی بہرام ضلع سیالکوٹ ملانے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم خواجہ جلال الدین صاحب وفات پا چکے ہیں۔ پلاٹ $\frac{19}{12}$ واقع محلہ دار النصر مرحوم کے نام الاٹ ہے میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں پلاٹ مذکورہ بالا ڈاکٹر منظور احمد پسر خواجہ جلال الدین صاحب مرحوم کے نام منتقل ہونے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ (۱) خواجہ نذیر احمد صاحب (۲) خواجہ محمود احمد صاحب پسران مرحوم (۳) خورشید بیگم صاحبہ (۴) اقبال بیگم صاحبہ (۵) نسیم بیگم صاحبہ (۶) ممتاز بیگم صاحبہ دختران مرحوم۔

لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ $\frac{19}{12}$ واقع محلہ دار النصر ڈاکٹر منظور احمد صاحب کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرما دیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

دعائے مغفرت

جماعت احمدیہ راولپنڈی کے مخلص دوست مکرم قاضی فضل عظیم صاحب بقضائے الٰہی مؤرخہ یکم فروری ۱۹۷۵ء بوقت ساڑھے گیارہ بجے شب وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے تین لڑکے اور تین لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کے بڑے لڑکے فضل احمد صاحب پی۔ ایچ۔ ڈی ریاست میامی امریکہ میں ہیں اور ایک شادی شدہ لڑکی برازیل میں ہیں جو والد کی وفات کے وقت نہ پہنچ سکے۔ تین ماہ کی گُردے کی تکلیف پر ان کا اپریشن ہوا جس سے کمزوری زیادہ ہو گئی، آخر اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ علالت کے دوران ان کے لڑکے اقبال احمد صاحب ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پشاور اور چھوٹے بھائی قاضی عبد الغنی صاحب نے حتی الامکان علاج معالجہ میں خدمت کی۔

احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے اور پسماندگان و لواحقین کے لئے صبرِ جمیل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(دین محمد شاہد ایم۔ اے مربی سلسلہ احمدیہ راولپنڈی)

وقف عارضی اور نوجوانوں کی ذمہ داری

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:۔

"ہمارے نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ اسلام کی ضرورت کی طرف متوجہ ہوں اور اپنی اُخروی زندگی کی خاطر اور اس دنیا میں اپنی اور اپنی نسلوں کی بھلائی کی خاطر اپنی زندگی دُکھ اور تکلیف میں گزارنے کے لئے تیار ہوں تا ساری دنیا حلقہ بگوشِ اسلام ہو جائے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض پوری ہو کہ ساری دنیا خدائے واحد کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ نکتہ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کی خاطر خدمتِ دین کے لئے پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ ۸ر جون ۱۹۶۶ء)

مستعد اور مخلص نوجوان اپنی ذمہ داری کی طرف متوجہ ہوں اور خدمتِ اسلام کے لئے ایک تھوڑا سا حصہ "تحریک وقفِ عارضی" میں ضرور پیش کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی دوم

تاریخ امتحان $\frac{27}{29}$ احسان/جون

نصاب:۔ ۱۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ ۲۶ ربع اوّل

۲۔ رسالہ "سبز اشتہار"

۳۔ خلافت کا مفہوم اور اس کی ضرورت۔

۴۔ مقام حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضور کے الہامات کی روشنی میں۔

رسالہ "سبز اشتہار" الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے براہ راست طلب فرمائیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا

میرے والد ٹھیکیدار عبد العزیز صاحب ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے ہیں حالت تشویشناک ہے۔ لائلپور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے اُن کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(بشریٰ طیبہ بنت عبد العزیز صاحب فیکٹری ایریا ربوہ)

قائدین مجالس ہر ماہ کی بیس ۲۰ تاریخ تک اپنا چندہ مرکز میں بھجوا دیا کریں — (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں اپنے ربِ کریم سے اُمید رکھتا ہوں کہ وہ جماعت کا قدم پیچھے نہیں ہٹنے دیگا بلکہ آگے ہی آگے بڑھائیگا......

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۱۲ رامان ۱۳۵۴ ہش)

اب جبکہ صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ختم ہونے میں صرف چند دن کا عرصہ باقی ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعتوں کو تاکید فرمائی ہے کہ وہ نہ صرف اپنا مجوزہ بجٹ پورا فرما دیں بلکہ مجوزہ آمد سے زائد آمد پیدا کر کے مالی سال کے اختتام سے پہلے خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا دیں۔ جماعت احمدیہ ایک زندہ جماعت ہے اور زندہ جماعتوں کا قدم پیچھے نہیں ہٹتا بلکہ آگے بڑھتا ہے۔ ہمیں ایک طرف تو اللہ تعالیٰ کے فضل پر پوری امید رکھنی چاہیئے کہ وہ اپنے بے پایاں احسان کے ساتھ جماعتی ضروریات کی تکمیل فرمائیگا اور دوسری طرف ہمیں ہر ممکن قربانی کر کے اپنی ذمہ داریوں کو بھرپور کوشش کے ساتھ پورا کرنا چاہیئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا:۔

"جماعت احمدیہ چونکہ ایک زندہ جماعت ہے اسلئے یہ ہمیشہ اس بات کا خیال رکھتی ہے کہ جو بندھے ہوئے اخراجات ہیں اور جو کم نہیں ہو سکتے ان کو پورا کرنے کے لئے جو مجوزہ آمد ہے اس سے زیادہ آمد ہو تا کہ کسی وقت بھی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کاموں میں کُستی نہ پیدا ہو اور کام کو نقصان نہ پہنچے...... میں اپنے ربِ کریم سے امید رکھتا ہوں کہ وہ جماعت کا قدم پیچھے نہیں ہٹنے دیگا اور نہ ایک جگہ کھڑا رہنے دیگا بلکہ آگے ہی آگے بڑھائے گا۔ اللہ تعالےٰ کی توفیق سے یہ ممکن ہے۔ ہم تو اس کے عاجز بندے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل مورخہ ۱۲ رمارچ ۱۹۷۵ء)

لہذا حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے پیش نظر تمام جماعتوں کے امراء، صدر صاحبان، سیکرٹریانِ مال اور دیگر اصحاب خاص طور پر کوشش کر کے اور دن رات محنت کر کے نہ صرف اپنے لازمی چندوں کے بجٹ کو پورا فرما دیں بلکہ مجوزہ بجٹ سے زائد رقم جمع کر کے مالی سال کے اختتام سے پہلے خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل فرما دیں تا کہ وہ اپنے امام کی خوشنودی اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر کے سعادتِ دارین حاصل کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

اعلاناتِ نکاح

۱۔ خاکسار کے لڑکے عزیزم محمد اسلم پرویز (واپڈا) کا نکاح عزیزہ مبارکہ نذیر بنت حکیم نذیر احمد صاحب محلہ دار النصر کے ہمراہ بعوض مبلغ چار ہزار روپیہ حق مہر مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بھانبڑی پریذیڈنٹ محلہ دار النصر غربی نے مورخہ ۱۹؍۴؍۷۵ بروز ہفتہ مسجد دار النصر میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت کرے۔ آمین ثم آمین۔

(چاچیا) اللہ رکھا بجلی والا۔ محلہ دار الیمن ربوہ)

۲۔ عزیزم برادرم لطیف الرحمٰن ابن محترم چوہدری عبد الرحمٰن صاحب مرحوم کا نکاح ہمراہ عزیزہ مشامۃ البشریٰ بنت محترم ملک ممتاز علی صاحب مرحوم بعوض چھ ہزار روپیہ حق مہر مورخہ ۱۴ راپریل ۱۹۷۵ء بروز سوموار محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے مسجد نصرت محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ میں پڑھا۔ احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین

(چوہدری) سعید احمد (ابن چوہدری عبد الرحمٰن صاحب مرحوم) محلہ باب الابواب ربوہ)

تقرر ناظمین اضلاع انصار اللہ

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے مندرجہ ذیل احباب کو ناظمین اضلاع مقرر فرمایا ہے اللہ تعالیٰ انہیں یہ عہدہ مبارک کرے۔ متعلقہ مجالس ان سے ہر طرح سے تعاون فرمائیں۔

مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ایم ایس سی ناظم انصار اللہ ضلع ملتان
" " فضل احمد صاحب (فضل آباد) " " تھرپارکر (بذریعہ انتخاب)
" میاں غلام رسول صاحب اعوان " " ڈیرہ غازیخان
" قریشی محمد اقبال صاحب " " سیالکوٹ

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نہایت مخلص اور قدیم خادمہ
محترمہ سیّدہ فضیلت بیگم صاحبہ انتقال فرما گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ سیّدہ فضیلت بیگم صاحبہ جو کہ محترم صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب (ابن سیدنا حضرت المصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی خوشدامن اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نہایت مخلص، فدائی اور قدیم خادمہ اور لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ کی بانی تھیں ۱۹ رشہادت (اپریل) بروز ہفتہ سوا پانچ بجے شام محترم صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب کی کوٹھی واقع محلہ دار الصدر ربوہ میں اچانک حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے اسّی برس کی عمر میں اس جہانِ فانی سے رحلت فرما گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ مغفورہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیم صحابی اور جماعت احمدیہ کے ممتاز بزرگ حضرت سیّد میر حامد شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کی بھانجی اور جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے ایک اور مخلص احمدی اور سابق امیر محترم سیّد میر عبد السلام صاحب مرحوم کی اہلیہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو لمبے عرصہ تک نمایاں رنگ میں سلسلہ کی خدمت کرنے کی توفیق بخشی، چنانچہ آپ نے ابتدائی زمانہ میں ہی سیالکوٹ میں لجنہ اماء اللہ قائم کی اور ایک لمبے عرصہ تک اس کی صدارت کے فرائض انتہائی خوش اسلوبی کے ساتھ ادا کرتی رہیں کہ متعدد مواقع پر سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے دیگر لجنات کے لئے اسے بطور مثال پیش فرمایا۔ پھر آپ نے بڑی جدوجہد کے بعد سیالکوٹ میں احمدیہ گرلز سکول کی بنیاد رکھی جس نے سیالکوٹ کی مسلمان بچیوں کی تعلیم و تربیت میں اہم کردار ادا کیا۔ آپ اعلیٰ پایہ کی لیکچرار بھی تھیں اور آپ کی یہ صلاحیت بھی خدمتِ دین کے لئے وقف رہی۔ نمازِ تہجد نہایت باقاعدگی اور التزام کے ساتھ ادا فرمایا کرتی تھیں اور اس میں حتی المقدور کبھی ناغہ نہ ہونے دیتی تھیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ چونکہ ناسازیٔ طبع کی وجہ سے نماز جنازہ پڑھانے کے لئے تشریف نہ لاسکتے تھے اسلئے حضور نے محترم مولانا ابو العطاء صاحب کو نماز جنازہ پڑھانے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ ۲۰ راپریل بروز اتوار گیارہ بجے قبل دوپہر دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے لان میں محترم مولانا صاحب موصوف نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں مقامی احباب اور بعض بیرونی جماعتوں کے عہدیداران بکثرت شامل ہوئے۔ بعدہٗ موصیہ ہونے کی وجہ سے مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے ہی اجتماعی دعا کرائی۔

محترمہ سیّدہ فضیلت بیگم صاحبہ مرحومہ مغفورہ کی یہ تین بیٹیاں آپ کی یادگار ہیں (۱) سیّدہ تنویر الاسلام صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ (۲) سیّدہ امۃ السلام صاحبہ بیگم ڈاکٹر اسلم علی صاحب۔ (۳) سیّدہ قمر اسلام صاحبہ بیگم سیّد امتیاز احمد صاحب لندن۔

ادارہ الفضل محترم صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب، آپ کی اہلیہ صاحبہ محترمہ سیّدہ تنویر الاسلام صاحبہ اور خاندان حضرت میر حامد شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کے دیگر تمام افراد سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترمہ سیّدہ فضیلت بیگم صاحبہ مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے اور خود ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

بواسیر PILES
کی حیرت انگیز دوا
پائلز کیور PILES CURE
صرف پہلے دو کیپسولز سے فوری آرام۔ چار کیپسولز کے مکمل کورس سے بیماری ختم۔ قیمت مکمل کورس -/۱۰
مفید لٹریچر مفت منگوائیے
کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ
فون ۶۰۶/۶۰۶

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴